

دنیا کی زبانوں کے مختلف گروہ

زبان کے مطالعہ نے جب سے سائنس کی حیثیت اختیار کی ہے اس وقت سے زبان کا علم رکھنے والے ماہرین نے دنیا بھر کی زبانوں کے حوالے قابل قدر کام کیا ہے۔ چونکہ زبان کے ارتقا اور تاریخ کا تعلق انسان کے ارتقا اور تاریخ سے ہے۔ تو جس طرح انسان کی تاریخ قدیم ہے اسی طرح زبان کی تاریخ بھی بہت پرانی ہے۔ انسان اپنی پیدائش کے بعد سے لے کر آج تک مختلف زبانیں بولتا چلا آ رہا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ جہاں کئی پرانی زبانیں معدوم ہو چکی ہیں یا ان میں تبدیلیاں وقوع پذیر ہو چکی ہیں وہاں نئی زبانوں کی دریافت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ ابھی تک ہم اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ہمارے ماہرین لسانیات کا مطالعہ دنیا میں بولے جانے والی تمام زبانوں کا احاطہ کر چکا ہے۔ اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ زبانیں چاہے قدیم ہوں یا جدید وہ مسلسل مختلف لسانی تغیرات سے دوچار رہتی ہیں۔ کچھ زبانیں ترقی یافتہ ہیں جن کے ذریعے سائنس و ٹیکنالوجی اور علم و ادب

نے خوب ترقی کی ہے، کچھ زبانیں ایسی ہیں جو صرف بول چال ہی کی حد تک موجود ہیں۔ ان میں لکھائی پڑھائی کا چلن عام نہیں۔

جس طرح دنیا میں مختلف النسل انسان اور مختلف جغرافیہ اور بدلتے ہوئے موسم کے حامل علاقے موجود ہیں اسی طرح دنیا میں مختلف قسم کی زبانیں بولی، سمجھی اور لکھی جاتی ہیں۔ ماہرین لسانیات نے معلوم زبانوں کو ان کی باہمی مماثلت، مشابہت، باہمی ربط اور مشترک و ملتے جلتے قواعد کی بنا پر ان کی لسانی تقسیم کرتے ہوئے کبھی ان کو نسبی اور صورتیاتی بنادوں پر تقسیم کیا گیا، کبھی ایک رکنی، سبقتلا جی، اشتقاقی بنیادوں پر۔ کبھی زمانے کی بنا پر، یعنی قدیم، وسطی اور جدید، کبھی براعظموں کی بنا پر ایشیائی، افریقی، امریکی یوپی وغیرہ، کبھی تاریخی اعتبار سے،

کبھی قواعد اور صرف و نحو کی بنیاد پر کبھی ترکیبی (شمولی، امتزاجی، تصریفی) (تصریفی میں ہند یورپی، سامی اور حامی تین خاندان آتے ہیں)

اور کبھی غیر ترکیبی کبھی صوتیاتی

نحوی بنیادوں پر

فنک نے زبانوں کو آٹھ گروہوں میں تقسیم کیا:
(۱۷) subuja، ساموائی، چینی، یونانی، یسائی، عربی، چینی، یونانی، ساموائی، subuja

زبانوں کی خاندانی گروہ بندی

خاندانوں کے حوالے سے زبانوں کی تقسیم میں درج ذیل گروہ سامنے آتے ہیں:
امریکی خطہ، اسٹراک خطہ، افریقی خطہ، یوریشیائی خطہ، سامی خاندان، شمالی خطے کی زبانیں، بورال زبانیں، التانی زبانیں، تانی زبانیں، تبت چینی خاندان، آسٹرو ایشیائی خاندان،

دراوڑ خاندان، ہند یورپی خاندان، یونانی، اطالوی، کیلٹک، ہالٹک، سلاوی خاندان، ہند ایرانی شاخ، ایرانی، دردی، کے علاوہ کچھ زبانیں ایسی بھی ہیں جن کا ابھی تعین ہو باقی ہے کہ انہیں کس خاندان میں شامل کیا جائے۔

زبانوں کی قدیم تاریخ سے کسی حد تک جو صورت حال سامنے آتی ہے اس معلوم ہوتا ہے کہ کیریائی ۴۰۰۰ ق م، قدیم مصری ۳۵۰۰ ق م، ہند یورپی تقریباً ۲۰۰۰ تا ۱۸۵۰ ق م، چینی ۲۰۰۰ تا ۱۵۰۰، دراوڑی دوسری صدی عیسوی، جنوبی قافی یا جارجی پانچویں صدی ق م، التائی آٹھویں صدی ق م، تبت برمی نویں صدی، یورالی تیرھویں صدی سے معلوم ہیں۔ ۱۸۲۲ء میں جرمن عالم ہمبولٹ نے دنیا میں زبانوں کے ۱۳ خاندانوں کی بات کی، پارسی راج نے ۱۰ کی فریڈرک مٹلر اور دوسرے کئی علما کے مطابق ۱۰۰ خاندان ہیں جب کہ جے ڈبلیو پاول نے ۱۸۹۱ء میں امریکہ ہی میں ۵۳ خاندانوں کی نشان دہی کی۔ سپر نے ۱۹۲۹ء میں چھ بڑے خاندانوں کا ذکر کیا۔ بیسویں صدی کے نصف اول میں فرینچ اکیڈمی نے دنیا میں زبانوں کی تعداد ۲۷۹۶ بتائی ہے۔ گرے نے درج ذیل ۲۶ خاندان گنوائے ہیں:

ہند یورپی	:	۱۳۲ زبانوں پر مشتمل ہے
حامی سامی	:	۳۶ زبانیں
یورالی	:	۳۲ زبانیں
التائی	:	۳۳ زبانیں
جاپانی، کوریائی	:	۲ زبانیں
اکیسو	:	۲۳ زبانیں
کاکیشی	:	۲۶ زبانیں
آئبیرو	:	۲ زبانیں
مشرق قریب اور	:	
ایشیائی معدوم زبانیں	:	۲۹ زبانیں

ہائپر بوری اور عشق ایشیائی	:	۱۲	زبانیں
بروشاسکی	:	۱	
دراوڑی	:	۲۶	زبانیں
انڈومانی	:	۱۲	زبانیں
چینی تبتی	:	۱۱۵	زبانیں
لائی	:	۱	
آسٹرو ایشیائی	:	۵۲	زبانیں
ملایا پولینیشیائی	:	۲۶۳	زبانیں
پاپوائی	:	۱۳۲	زبانیں
آسٹریلیائی	:	۹۶	زبانیں
ٹسمانیائی	:	۵	زبانیں
سودان گنی	:	۳۳۵	زبانیں
بانٹو	:	۸۳	زبانیں
ہائٹ ٹاٹ، بش مین	:	۶	زبانیں
شمالی امریکہ	:	۳۵۱	زبانیں
میکسیکو اور وسطی امریکہ	:	۹۶	زبانیں
جنوبی امریکہ	:	۷۸۳	زبانیں (۱۸)

ہند یورپی خاندان

زبانوں کے خاندان میں ہند یورپی خاندان کو ایک لسانی اہمیت حاصل ہے۔ پوری دنیا میں بولی جانے والی زبانوں میں سے اکثر اسی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس خاندان سے وابستہ زبانوں میں لسانی ادبی، علمی اور سائنسی سرمایہ دوسرے خاندان کی زبانوں کی نسبت زیادہ ہے۔ ان زبانوں کے بولنے والوں میں یورپ، ایران، پاکستان، افغانستان، شمالی

بھارت، سری لنکا، نیپال، بھوٹان، امریکہ (شمالی جنوبی)، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جزائر
 غرب الہند میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کا تعلق مختلف نسلوں، مذہبوں، فرقوں اور سیاسی قومیتوں
 سے ہے۔^(۱۹) اس خاندان سے متعلق زبانوں سے تعلق رکھنے والے سیاسی، معاشی، تہذیبی و ثقافتی
 اور معاشرتی حوالے سے دنیا میں ایک اہم مقام کے حامل ہیں۔ سرولیم جونز کی اس دریافت کی
 وجہ سے کہ سنسکرت اور یورپی کلاسیکی زبانیں ایک ہی لڑی سے تعلق رکھتی ہیں، جرمنوں نے
 اپنے لسانی مطالعہ کو آگے بڑھایا جس سے تاریخی لسانیات کے تقابلی قاعدے اور صوتی قوانین
 مرتب ہوئے جرمنوں نے سوچا کہ زبانوں کا یہ خاندان ایک طرف تو یورپ سے جڑا ہوا ہے اور
 دوسری طرف انگریزی یا آئس لینڈی جرمن زبانوں سے، اسی لیے اس خاندان کا نام ہند
 جرمن سوچا گیا تاکہ اس نام سے دونوں بڑے علاقوں کی نمائندگی ہو جائے۔ آئر لینڈ کی
 زبان آئرش کیلک خاندان ہونے کی وجہ سے اس نام انڈو کیلک بھی رکھا گیا مگر پھر زبانوں
 کے اس خاندان کا نام ہند یورپی رکھ دیا گیا۔ جرمن علما نے اس بات کو اچھا نہیں سمجھا اور خیال کیا
 کہ ہند جرمن (Indo German) نام کو بدلنا دراصل جرمن بیزاری کا نتیجہ ہے۔ چونکہ ہند
 یورپی نام بھی فرانسیسیوں کا دیا ہوا ہے جو کہ جرمنی سے کئی بار جنگ کر چکے تھے اسی لیے جرمن
 اس خاندان کو ہند جرمن ہی کہتے ہیں اور باقی اسے ہند یورپی کے نام سے پکارتے ہیں۔^(۲۰)

ہند یورپی خاندان کو سنسکرتی، یورپی، سریمن، سامی (Semitic) اور حامی
 (Hemetic) کے مقابلے پر جانی (Japhetic)، ہند کلاسیکی، ہند جرمانی (Indo
 Germanic)، آریائی بھی کہا جاتا رہا۔ بہر حال عالمی سطح پر ہند یورپی رائج ہے۔^(۲۱)

ہند یورپی زبانوں کا خاندان اپنی اہمیت کے اعتبار سے لسانیات کے باب میں ایک
 تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔ ہند یورپی کی تین شاخوں کا تعلق قبل مسیح ادوار سے ہے۔ ان
 شاخوں میں ہند ایرانی، یونانی اور اٹالک (Italic) زبانیں شامل ہیں۔ قدیم ایرانی کی ذیلی
 شاخ ”ایرانی“ کی قدیم ترین دستاویز ”اوستا“ ہے اور ہند آریائی کی سب سے پرانی زبان
 ”رگ وید سمہتہ“ ہے۔ ماہرین لسانیات کے مطابق رگ وید کے منتر اور بھجن ۱۶۰۰ تا ۲۰۰۰ قبل

مسیح کے درمیانی عرصے میں وضع کیے گئے۔ ڈاکٹر سیتی کمار چٹرجی کی رائے میں ان کی تخلیق ۱۲۰۰ قبل مسیح کے قریب ہوئی ہوگی اس زمانے میں آریا فن تحریر سے ناواقف تھے، اس لیے انھوں نے ان منتروں اور ہججوں کو ازبر کر لیا ہوگا جو سینہ بہ سینہ منتقل ہوتے رہے اور ایک طویل مدت کے بعد ضبط تحریر میں لائے گئے ہوں گے۔^(۲۲)

ہند یورپی خاندان کی شاخیں

۱۸۷۰ء میں اسکولی Askoli نے ہند یورپی کو دو شاخوں میں تقسیم کیا۔ قدیم ہند یورپی میں کچھ تالوئی آوازیں تھیں جنہیں {k, kh, g, gh} سے پیش کیا جاتا ہے۔ ایک شاخ میں یہ آوازک میں بدل گئی اور دوسری شاخ میں س ش میں۔ اسکولی کے اصولوں کو لے کر فان بریڈ لے نے کینٹم Centum اور ستم satam گروہ بنائے کینٹم لیٹن میں اور ستم اوستا میں سو کے عدد کو کہتے ہیں۔ ہند یورپی خاندان کی شاخوں کی تقسیم درج ذیل ہے:

کینٹم

اس گروہ میں حتی، طخاری، یونانی، اطالوی (لیٹن)، ایرین، نیونائک (جرمن)، کیلٹک زبانیں شامل ہیں۔

ستم

اس گروہ میں البانوی، بالٹک، سلاوی، آرمینائی اور ہند ایرانی زبانیں شامل ہیں: گرے نے موجودہ ہند یورپی زبانوں کو بارہ گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔ جن میں ہند ایرانی، طخاری، حتی، آرمینی، Thraco-Frigian، یونانی، البانوی، ایرین، اطالوی، کیلٹک، نیونائک اور بالٹو سلاوی شامل ہیں۔

ہند ایرانی

۱۶۰۰ قبل مسیح آریاؤں نے جب یہاں قدم رکھا تو ان میں سے کچھ ایران میں ٹھہر گئے اور کچھ ہندوستان کی طرف چلے آئے ان دونوں کی زبان میں مماثلت اوستا اور سنسکرت کی

زبان کے تقابلی مطالعہ نے ثابت کر دی ہے۔ اوستا اور سنسکرت سے زبان کے دو دھاروں نے جنم لیا۔ گریسن نے ہند آریائی کو تین ذیلی شاخوں میں تقسیم کیا ہے:

۱۔ ایرانی

۲۔ دردی یا پشچی

۳۔ ہند آریائی

۱۔ ایرانی

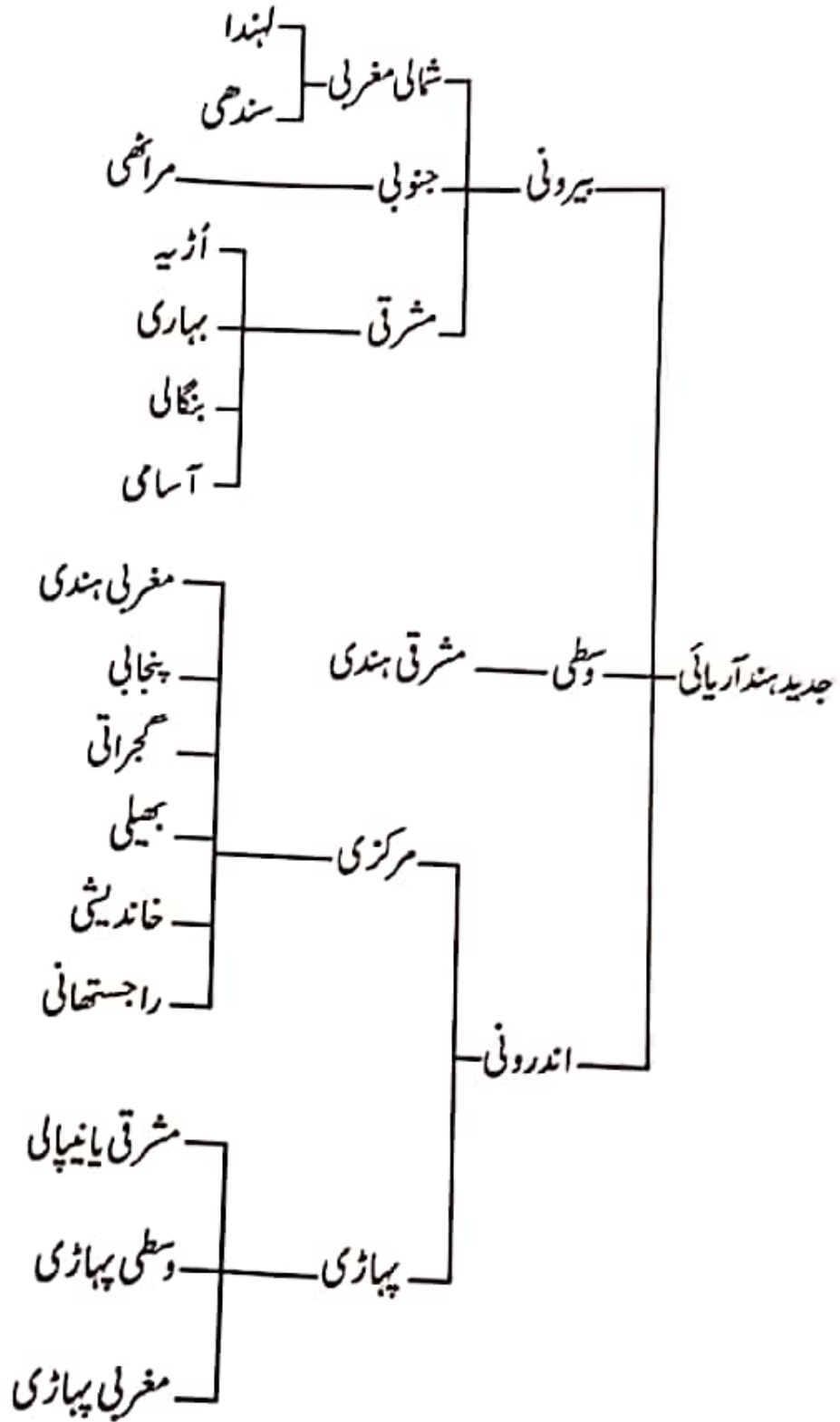
ایرانی زبانوں میں فرس قدیم، پہلوی، زبان سغدی، زبان دری، بلوچی اور پشتو زبانوں کے نام لیے جاسکتے ہیں۔

۲۔ دردی یا پشچی

دردی کنبہ کی بولیاں کشمیر، چترال، کافرستان، پامیر، ہندوکش کے علاقے میں بولی جانے والی بولیاں جن میں کھوار، کافر، شنا، کوہستانی، کشمیری شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ہنزہ کی وادی میں بولی جانے والی بروشسکی میں بھی پیشچی کی خصوصیات موجود ہیں۔

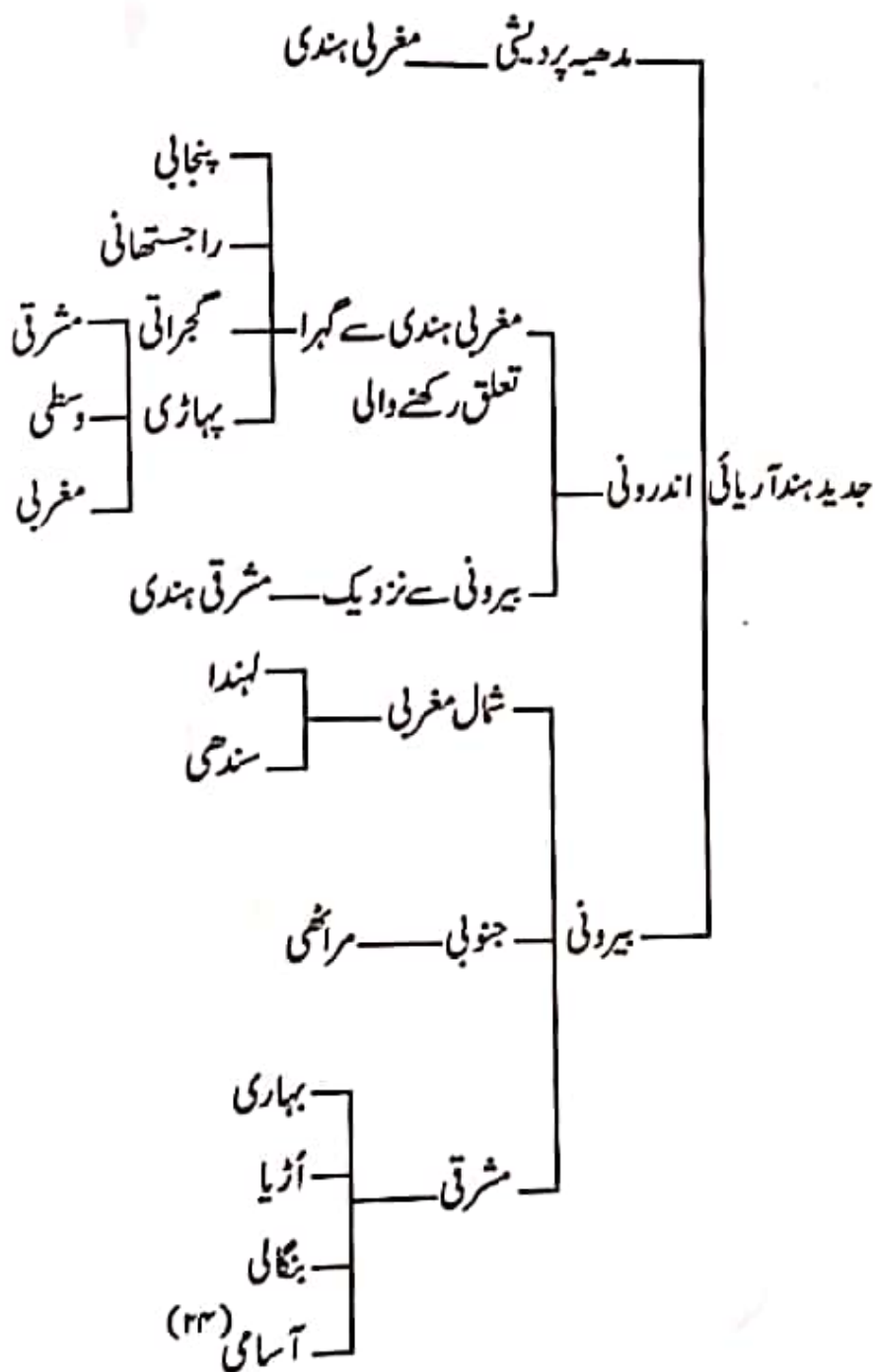
۳۔ ہند آریائی

ہند آریائی میں سنسکرت، وسط ہند آریائی پراکرتیں، اپ بھرنش (مہاراشٹری اپ بھرنش، شورسینی، پیشچی، ارد ماگدھی) قواعد نو لیس مارکنڈیہ کے بقول سنسکرت سے پراکرت نکلی اور پراکرت سے اپ بھرنش۔ مذہبی پراکرتوں میں پالی، اردھ ماگدھی، جین مہاراشٹری، جین شورسینی، عمومی سنسکرت (سنسکرت اور پراکرتوں، پالی اور اردھ ماگدھی کی مخلوط زبان)، اوہٹ (شورسینی اپ بھرنش کی ایک صورت جسے پنگل بھی کہا جاتا تھا اور گویے پنگل کے دو ہے گاتے تھے۔) پراکرتیں سنسکرت سے جہاں بہت کچھ لیتی تھیں وہاں وہ بہت کچھ دیتی بھی تھیں۔ ہیورنلے اور گریسن نے جدید ہند آریائی زبانوں کو دو گروہوں اندرونی اور بیرونی میں تقسیم کیا ہے۔



گریرسن نے لسانیاتی جائزہ ہندجلداول میں ص ۲۰ پر درج بالا گروہ بندی کی ہے۔ (۲۳)

17



اندرونی گروہ کی زبانوں کو شور سنی ماخذ اور بیرونی گروہ کی زبانوں کو ماگدھی پیداوار کہا ہے۔ بیرونی زبانوں میں ہند، سندھی، مراٹھی، آسامی، بنگالی، اڑیا، بہاری شامل ہیں جبکہ۔

۱۱۶

مردونی میں مغربی ہندی، پنجابی، گجراتی، راجستھانی، بھیلی، غاندیشی، مشرقی ہندی، پہاڑی
ہالوں کے نام لیے جاسکتے ہیں۔ ہندوستان کی غیر آریائی زبانوں میں صاواڑی، کول، منڈا،
تی زبانیں وغیرہ شامل ہیں۔^(۳۵)

سی ایل ہاربر نے ہندیورپی زبان کو درج ذیل شاخوں میں تقسیم کیا ہے۔^(۳۶)

